محترم جناب مفتیانِ دار العلوم کراچی صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں۔ مفتیانِ کرام

تاریخ روانگی ۲۷ مارچ ۲۰۲۱ء تاریخ واپسی ______

سوال نمبر ۱: مفتی صاحب ہے زید بڑی گاڑیوں اور گاڑیوں کے ٹائرز کا کاروبار کرتا ہے اور مختلف لوگوں کو گاڑی اور ٹائرز قسطوں پر دیتا ہے سارے شرائط معاملات طے کرنے کے بعد زید ان کو کہتا ہے اگر آپ نے قسط کو مقررہ تاریخ تک ادا نہ کیا۔ تو پھر میں آپ سے گاڑی روک دوں گا جب تک آپ قسط ادا نہ کریں۔

اس میں دو صورتیں ہے۔

(۱) پہلی صورت زید نے ایک شخص کو مکمل گاڑی فروخت کی اور یہ شرط لگائی

(۲) دوسری صورت ہے۔ صرف گاڑی کے ٹائرز فروخت کرکے مکمل گاڑی کو روکنے کا کہا۔

مفتی صاحب! دونوں صورتوں کی شرعی حیثیت واضح فرمائیں۔

سوال نمبر ۲: زید نے پہلے سے گاڑی روکنے کی شرط نہیں لگائی تھی بعد میں قسط وقت پر ادا نہ کرنے پر زید نے اس شخص کی گاڑی روک لی مفتی صاحب! قسط وصول کرنے کے لئے گاڑی کو اس طرح روکنا شرعاً کیسا ہے؟ ایک مفتی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ اسطرح گاڑی پکڑنا بھی جائز نہیں؛ کیونکہ جہاں قیمت کی ادائیگی کسی مدت پر ہو یا قسطوار ہو وہاں مبیع کو قیمت کی وصولی کیلئے محبوس کرنا شرعاً جائز نہیں ہوتا اور دلیل میں ہندیہ کی یہ عبارت [illegible] وإن كان [illegible] فليس للبائع أن يحبس المبيع قبل حلول الأجل ولا بعده كذا في المبسوط (ج ۳ ص ۹)"

مفتی صاحب تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں

جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۱/۲۳۶۷
مورخہ

مستفتی: حافظ دلاور (کوھاٹی)
0334-8251826
ای میل dilawerkhan.afridi@gmail.com
0334-8251826
واپسی پتہ: ذیشان بک سیلر خیبر مارکیٹ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوھاٹ

بقلم [illegible] احمد حقانی

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

﴿۱،۲﴾۔۔۔مذکورہ دونوں صورتوں میں جب خریدار نے زید کی اجازت سے خریدی ہوئی چیز پر قبضہ کر لیا، تو اب اُصولاً تو زید کا قیمت کی وصولی کیلئے فروخت کی گئی چیز ضبط کر کے روک رکھنا درست نہیں، چاہے قیمت کی ادائیگی کسی مدّت تک مؤخّر ہو یا نہ ہو۔ تاہم اگر خریدار قسطوں کی ادائیگی پر قدرت رکھنے کے باوجود بھی قسطیں ادا نہ کرے، اور ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا رہے اور اپنا حق وصول کرنے کیلئے خریدار سے کوئی چیز ضبط کر کے فروخت کرنے کے علاوہ کوئی صورت ممکن نہ ہو، تو ایسی صورت میں (مسئلۃ الظفر کے تحت) خریدار کی کوئی بھی چیز چاہے وہی چیز ہو جو زید نے اُسے فروخت کی ہو یا کوئی اور چیز ہو، ضبط کر کے فروخت کرنے کی گنجائش ہے، لیکن بازاری ریٹ سے کم پر بیچنا جائز نہیں اور بازاری ریٹ پر بیچنے کے بعد ضروری ہے کہ اپنا قرض وصول کرنے کے بعد بقیہ رقم خریدار کو واپس کر دے۔

دار الافتاء

والحجة علي ما قلنا:

في«الفتاوى الهندية»:۱۵/۳

إذا استوفى الثمن وسلّم المبيع أو سلّم بغير قبض الثمن أو قبض المشتري بإجازة البائع لفظًا أو قبضه وهو يراه ولا ينهاه، ليس له أن يستردّه ليحبسه بالثمن، وإن قبضه بغير إذنه له أن ينقض قبضه، كذا في«الخلاصة». ولو دفع بالثمن رهنًا أو كفل به كفيلٌ لم يسقط حقّ البائع في الحبس، كذا في «المحيط».

وفي«توثيقُ الدُّيون»لشيخنا شيخ الإسلام، المفتي محمّد تقي العثماني حفظه الله تعالى: (ص:۳۲۱):

۳۳۱- أمّا الحنفية، فمذهبهم في الأصل أنّ الظافر إنْ ظفِر بمالٍ من جنس حقّه، جاز له أن يستوفي حقَّه منه، وإن كان المظفور به من غير جنس حقّه، فلا يجوز له ذلك؛ لأنه يحتاج لاستيفاء حقّه إلى بيعه، ولا يجوز له أن يبيع مالَ غيرِه بغير إذنٍ منه ولكن أفتى المتأخرون بجواز الأخذ ولو كان المال المظفور به من غير جنس الحقّ قال ابن عابدين -رحمه الله-:

«قال الحمويّ في«شرح الكنز» نقلاً عن العلّامة المقدسيّ عن جدّه الأشقر عن «شرح القدوريّ»للأخصب: إنّ عدم جواز الأخذ من خلاف الجنس كان في زمانهم؛ لمطاوعتهم في الحقوق، والفتوى اليوم على جواز

الأخذ عند القدرة من أيّ مالٍ كان، لاسيّما في ديارنا لمداومتهم العقوق.

...فصار مذهب الحنفيّة الآن مثلَ مذهب الشافعيّة.»

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

زاہد اللہ وزیرستانی ومحمد آصف جھنگوی غفرلہما ولوالدیہما

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/شعبان المعظم/۱۴۴۳ھ

۹/مارچ/۲۰۲۲ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/شعبان المعظم/۱۴۴۳ھ

9/مارچ/2022ء

الجواب صحیح

محمد عبد اللہ عفی عنہ

۵-۸-۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/شعبان المعظم/۱۴۴۳ھ

9/مارچ/2022ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/شعبان المعظم/۱۴۴۳ھ

9/مارچ/2022ء